Following news item appeared in edition of Daily Dunya, Karachi on June 16, 2017 whereupon State Bank has issued rebuttal:

کراچی ائرپورٹ: کرنسی اسمگلنگ کا بڑا نیٹ ورک پکڑا گیا

ایف آئی اے افسران کی مانیٹرنگ شروع

10 کروڑ روپے کی انوائس کی آڑ میں 20 کروڑ بیرون ملک منتقل کرنے کی کوشش ناکام بنادی گئی، متعدد افراد گرفتار

اسٹیٹ بینک، ایف آئی اے امیگریشن اور کسٹم حکام کی مبینہ ملی بھگت سے خزانے کو کئی برس سے نقصان پہنچایا جارہا تھا

کراچی (رپورٹ: نادر خان) کراچی ائرپورٹ پر حساس اداروں کی کارروائی، کرنسی اسمگلنگ کا بڑا نیٹ ورک پکڑا گیا، 10 کروڑ روپے کی انوائس کی آڑ میں 20 کروڑ روپے بیرون ملک منتقل کرنے کی کوشش ناکام بنادی گئی، متعدد افراد کو حراست میں لے کر تفتیش کے لئے ایف آئی اے کے حوالے کردیا گیا۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان، ایف آئی اے امیگریشن حکام، کسٹم حکام کی مبینہ ملی بھگت سے منی ایکسچینج کمپنی کی بیرون ملک منتقل کی جانے والی اصل رقم کے بجائے جعلی رسید پر دگنی رقم منتقل کی جاتی رہی ہے، یہ عمل گزشتہ کئی برس سے جاری ہے۔ حساس اداروں نے ایف آئی اے کے بعض افسران کی بھی مانیٹرنگ بھی شروع کردی۔ ذرائع کے مطابق جمعرات کو کراچی ائرپورٹ پر حساس اداروں نے ایک کارروائی میں ڈیپارچر لاؤنج سے ایک بیگ کو ضبط کیا اور بیگ کے ساتھ بیرون ملک جانے والے شخص کو بھی حراست میں لے لیا۔ ذرائع نے بتایا کہ تلاشی کے دوران کروڑوں روپے برآمد ہوئے، جس کا ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ رقم 10 کروڑ روپے سے زائد ہے۔ مذکورہ کرنسی کی اسمگلنگ کے حوالے سے کسٹم انٹیلی جنس اور حساس ادارے (آئی بی) کو خفیہ معلومات تھیں کہ کراچی ائرپورٹ سے قانونی طریقے کی آڑ میں بیرون ملک بھاری رقم اسمگل کی جاتی ہے، تاہم حساس ادارے کے اہلکاروں نے کراچی ائرپورٹ پر جمعرات کی دوپہر 12 بجے بروقت کارروائی کرکے اس رقم سے بھرے ہوئے بیگ کو ضبط کیا اور اسے جس

شخص نے بک کرایا، اس کو بھی حراست میں لے لیا۔ مذکورہ سامان اور شخص کو جمعرات کی دوپہر 2 بجے کی فلائٹ سے بیرون ملک روانہ ہونا تھا۔ ذرائع نے بتایا کہ کرنسی اسمگلنگ کے اس طریقہ کار کے حوالے سے حساس ادارے گزشتہ کئی برس سے تحقیقات کررہے تھے اور حساس اداروں کی رپورٹ پر ہی گزشتہ برس قومی احتساب بیورو (نیب) نے اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے ایک ڈپٹی ڈائریکٹر لیول کے افسر کو بھی حراست میں لے کر تفتیش کی تھی۔ سابق پولیس چیف کراچی اور موجودہ ڈائریکٹر ایف آئی اے سندھ کی بیماری سے قبل شروع ہونے والی اس تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی تھی کہ کرنسی ایکسچینج کا لائسنس حاصل کرنے والی کمپنیوں کو بیرون ملک رقم منتقلی کے لئے اسٹیٹ بینک آف پاکستان سے ایک انوائس بنوانی پڑتی ہے، جس پر اصل رقم درج کرکے کراچی ائرپورٹ سے بیرون ملک جہاں بھی جانا ہو، قانونی طریقے سے منتقل کیا جاتا ہے، تاہم گزشتہ چند برس سے کرنسی اسمگلنگ مافیا نے اس کا فائدہ اٹھانا شروع کردیا، جس کے لئے انہیں اسٹیٹ بینک آف پاکستان، کسٹم حکام اور ایف آئی اے امیگریشن میں تعینات افسران کی مکمل آشیر باد رہتی ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ کرنسی اسمگلنگ کے لئے ایکسچینج کمپنی کے نام پر اگر 10 کروڑ روپے بیرون ملک منتقل کرنے ہوں تو اسٹیٹ بینک سے قانونی طور پر 10 کروڑ کی انوائس بنتی ہے، تاہم اسٹیٹ بینک کے بعض کرپٹ افسران 20 کروڑ کی ایک جعلی انوائس بھی تیار کرکے دے دیتے ہیں اور جب یہ رقم کراچی ائرپورٹ پہنچتی ہے تو کرنسی لے کر جانے والا شخص ائرپورٹ حکام کو 10 کروڑ کی اصل رسید دکھاتے ہیں اور کرنسی بیرون ملک لے جائی جاتی ہے اور جس جگہ کرنسی جاتی ہے، وہاں اسٹیٹ بینک کے کرپٹ افسران کی تیار کردہ رسید ظاہر کرکے رقم کو کلیئر کرادیا جاتا ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ رقم کی یہ منتقلی کا طریقہ کار گزشتہ 5 برس کے لگ بھگ عرصے سے جاری ہے اور اس دوران کرنسی اسمگلنگ مافیا کروڑوں روپے بیرون ملک منتقل کرچکی ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ جمعرات کو ہونے والی کارروائی میں بھی حساس اداروں کو اسی طریقے کار پر رقم منتقل کرنے کی اطلاعات تھیں، جسے ناکام بنادیا گیا۔ ذرائع نے بتایا کہ ملزم کو حساس اداروں نے حراست میں لے کر ایف آئی اے امیگریشن کے حوالے کردیا، جس کے بعد انہیں ایف آئی اے اینٹی کرپشن سرکل کے حوالے کردیا۔ ذرائع کے مطابق ایف آئی اے نے ائرپورٹ پر تعینات ملزم کے ساتھ بعض ڈیپارچر عملے اور دیگر افراد کو بھی حراست میں لے کر تفتیش کے لئے صدر منتقل کیا ہے، جہاں ان سے تفتیش کی جارہی ہے۔ قائم مقام ڈائریکٹر ایف آئی اے سندھ عاصم خان قائم خانی سے اس بڑی کارروائی سے متعلق معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تو انہوں نے فون اٹھانے سے گریز کیا۔

Following is the text of rebuttal issued by State Bank of Pakistan:

اردو روزنامہ دنیا میں 16 جون 2017ء کو کراچی ائرپورٹ پر کرنسی اسمگلنگ سے متعلق خبر کی تردید

یہ تردید آپ کے اخبار بتاریخ 16 جون 2017ء میں شائع شدہ ایک خبر کے جواب میں کی جارہی ہے جس میں جناح انٹرنیشنل ائرپورٹ سے کرنسی کی اسمگلنگ کی کوشش کے واقعے کا ذکر کیا گیا ہے۔ ایس بی پی کسٹمز جوائنٹ بوتھ اور اسٹیٹ بینک کے حکام سے متعلق خبر کے مندرجات انتہائی گمراہ کن اور بوتھ کے کام کے بارے میں غلط تصورات پر مبنی ہیں۔

ایس بی پی کسٹمز جوائنٹ بوتھس کراچی، اسلام آباد، لاہور اور پشاور ائرپورٹوں کے ڈپارچر لاؤنجز پر کام کررہے ہیں۔ ان بوتھس کا مقصد ایکسچینج کمپنیوں کٹیگری اے کی جانب سے امریکی ڈالر کے سوا دیگر غیر ملکی کرنسی کی برآمد کی نگرانی کرنا ہے جس کے لیے وہ سمجھتی ہیں کہ ملک میں کوئی طلب موجود نہیں۔ ایکسچینج کمپنی کا نمائندہ غیر ملکی کرنسی کے یہ نوٹ اور ان کے ساتھ ایکسچینج کمپنی کا سرکاری لیٹر لاتا ہے جس پر برآمد کی جانے والی کرنسی، اس کی قدر اور نوٹوں کی تعداد درج ہوتی ہے۔ اس اسٹیٹ منٹ کی تصدیق کسٹم حکام کی موجودگی میں نوٹوں کو عملاً شمار کرکے کی جاتی ہے۔ تصدیق کے بعد نوٹ ایک بنڈل میں لپیٹے جاتے ہیں اور کسٹم اور اسٹیٹ بینک کے حکام کی مہر اور دستخطوں کے ساتھ سربمہر کردیے جاتے ہیں۔ بنڈل میں نوٹوں کے بارے میں اسٹیٹ منٹ پر بھی اسٹیٹ بینک اور کسٹم حکام مشترکہ طور پر دستخط کرتے ہیں۔ اسٹیٹ منٹ کی ایک نقل ایکسچینج کمپنی کے مجاز فرد کو فراہم کی جاتی ہے اور اس فرد کے دستخط بھی اسٹیٹ منٹ پر ہوتے ہیں۔ مجاز فرد اسے کسٹم / امیگریشن سے کلیئر کرانے کے لیے استعمال کرتا ہے۔

اسٹیٹ بینک حکام ایکسچینج کمپنی کے سرکاری لیٹر کے تحت پیش کردہ اور ان کے لپیٹے ہوئے غیر ملکی کرنسی کے نوٹوں کی حد تک ذمہ دار ہیں۔ اسٹیٹ بینک حکام کا یہ دائرہ کار نہیں کہ وہ ایکسچینج کمپنی کے مجاز فرد کے بیگ / سامان کی تلاشی لیں یا اس کی جسمانی تلاشی لیں۔ یہ الزام بے بنیاد ہے کہ دو قسم کے اسٹیٹ منٹس (جنہیں خبر میں انوائسز کہا گیا ہے) تیار کیے جاتے ہیں۔

مزید برآں یہ بھی تردید کی جاتی ہے کہ پچھلے سال قومی احتساب بیورو نے کرنسی اسمگلنگ کے مسئلے پر ڈپٹی ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک کو حراست میں لیا تھا اور پوچھ گچھ کی تھی۔

اسٹیٹ بینک کے حکام سے متعلق خبر کے مندرجات بے بنیاد ہیں اور ذرہ برابر تصدیق کے بغیر شائع کیے گئے ہیں۔